Lesson 20. Al-Baqarah (Ayaat 163 - 171): Day 72

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی تفسیر

﴿١٦٣﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

وَاِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ
اور معبود تمہارا	معبود

اور (لوگو) تمہارا معبود

وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

وَّاحِدٌ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ	اِنَّ	فِيْ	خَلْقِ
ایک ہے	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ ہے	بخشش کرنیوالا	مہربان	بیشک	بیچ	پیدائش

اللہ واحد ہے اُس بڑے مہربان (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ﴿١٦٣﴾ بیشک آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ

السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافِ	الَّيْلِ	وَ	النَّهَارِ	وَالْفُلْكِ	الَّتِيْ
آسمانوں کے	اور زمین کے	اور	آنے جانے	رات کے	اور	دن کے	اور کشتیوں کے	جو

اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں (اور جہازوں)

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

تَجْرِيْ	فِي	الْبَحْرِ	بِمَا	يَنْفَعُ	النَّاسَ	وَ	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
چلتی ہیں	بیچ	دریا کے	ساتھ اس چیز کے کہ	نفع دیتی ہے	لوگوں کو	اور	جو کچھ	اتارا	اللہ نے	آسمان سے

میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کے لیے رواں ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا اور اس سے

مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪

مِنْ مَّآءٍ	فَاَحْيَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ	مَوْتِهَا	وَ	بَثَّ	فِيْهَا	مِنْ	كُلِّ	دَآبَّةٍ
پانی سے	پس جلایا	ساتھ اسکے	زمین کو	پیچھے	موت اسکی کے	اور	بکھیرے	بیچ اسکے	سے	ہر	جانور

زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں

وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

وَّ	تَصْرِيْفِ	الرِّيٰحِ	وَالسَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَيْنَ	السَّمَآءِ	وَ	الْاَرْضِ
اور	پھیرنے	ہواؤں کے	اور بادلوں کے	جو حکم کے باندھے ہیں	درمیان	آسمان کے	اور	زمین کے

اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	یَّعۡقِلُوۡنَ	وَمِنَ	النَّاسِ	مَنۡ	یَّتَّخِذُ	مِنۡ	دُوۡنِ اللّٰہِ
البتہ نشانیاں ہیں	واسطے اس قوم کے کہ	عقل مند ہیں	اور بعضے	لوگوں میں سے	وہ ہے جو کہ	پکڑتا ہے	سے	سوائے اللہ کے

عقلمندوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ﴿١٦٤﴾ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو شریک (اللہ) بناتے اور اُن

اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَہُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ

اَنۡدَادًا	یُّحِبُّوۡنَہُمۡ	کَحُبِّ	اللّٰہِ	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰہِ
شریک	محبت کرتے ہیں ان سے	جیسا کہ محبت	اللہ کی	اور	جو لوگ کہ	ایمان لائے	زیادہ ہیں	محبت میں	اللہ کی

سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی کے سب سے زیادہ دوست دار ہیں۔

وَلَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا ۙ

وَلَوۡ	یَرَی	الَّذِیۡنَ	ظَلَمُوۡۤا	اِذۡ	یَرَوۡنَ	الۡعَذَابَ	اَنَّ	الۡقُوَّۃَ	لِلّٰہِ	جَمِیۡعًا
اور کاش کہ	جانیں	وہ لوگ کہ	ظالم ہیں	جب	دیکھیں گے	عذاب	یہ کہ	قوت واسطے	اللہ کے ہے	ساری

اور اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت اللہ ہی کو ہے

وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ

وَّ	اَنَّ	اللّٰہَ	شَدِیۡدُ	الۡعَذَابِ	اِذۡ	تَبَرَّاَ	الَّذِیۡنَ	اتُّبِعُوۡا	مِنَ الَّذِیۡنَ
اور	یہ کہ	اللہ	سخت	عذاب کرنیوالا ہے	جس وقت	بیزار ہوئے	وہ لوگ کہ	پیشوا تھے	ان لوگوں سے کہ

اور یہ کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے ﴿١٦٥﴾ اُس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیرووں سے بیزاری ظاہر

اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِہِمُ الۡاَسۡبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ

اتَّبَعُوۡا	وَرَاَوُا	الۡعَذَابَ	وَتَقَطَّعَتۡ	بِہِمُ	الۡاَسۡبَابُ	وَقَالَ
پیروی کرتے تھے انکی	اور دیکھیں گے	عذاب کو	اور کٹ جائیں گے	ان کے	علاقے	اور کہیں گے

کریں گے اور (دونوں) عذاب (الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے ﴿١٦٦﴾ (یہ حال دیکھ کر)

الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡہُمۡ کَمَا تَبَرَّءُوۡا

الَّذِیۡنَ	اتَّبَعُوۡا	لَوۡ اَنَّ	لَنَا	کَرَّۃً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنۡہُمۡ	کَمَا	تَبَرَّءُوۡا
وہ لوگ کہ	پیروی کرتے تھے	کاش کہ	واسطے ہمارے ہو	پھر جانا طرف دنیا کے	پس بیزاری کریں ہم	ان سے	جیسا	بیزار ہوئے وہ

پیروی کرنے والے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسی طرح

مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ

مِنَّا	كَذٰلِكَ	يُرِيْهِمُ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ	حَسَرٰتٍ	عَلَيْهِمْ	وَ	مَا	هُمْ
ہم سے	اسی طرح	دکھلائے ان کو	اللہ	عمل ان کے	واسطے افسوس کے	اوپر ان کے	اور	نہیں	وہ

ہم بھی ان سے بیزار ہوں۔ اس طرح اللہ اُن کے اعمال حسرت بنا کر دکھائے گا۔ اور وہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ

بِخٰرِجِيْنَ	مِنَ	النَّارِ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	كُلُوْا	مِمَّا	فِي	الْاَرْضِ
نکلنے والے	سے	آگ	اے	لوگو	تم کھاؤ	اس چیز سے کہ	بیچ	زمین کے ہے

دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے ﴿١٦٧﴾ لوگو جو چیزیں زمین میں

حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّلَا	تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ	الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ
حلال	پاکیزہ	اور مت	پیروی کرو	قدموں	شیطان کی	بے شک وہ	واسطے تمہارے	دشمن ہے

حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن

مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

مُّبِيْنٌ	اِنَّمَا	يَاْمُرُكُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَالْفَحْشَآءِ	وَ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى	اللّٰهِ
ظاہر	سوائے اسکے نہیں کہ	حکم کرتا ہے تم کو	برائی کا	اور بے حیائی کا	اور	یہ کہ	کہو تم	اوپر	اللہ کے

ہے ﴿١٦٨﴾ وہ تو تم کو برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ	نَتَّبِعُ
جو کچھ	نہیں	جانتے تم	اور	جب	کہا جاتا ہے	واسطے انکے	پیروی کرو	اس چیز کی کہ	اتارا	اللہ نے	کہتے ہیں	بلکہ	پیروی کرینگے ہم

جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں ﴿١٦٩﴾ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) اللہ نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں

مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا

مَآ	اَلْفَيْنَا	عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْئًا
اس چیز کی جو کہ	پایا ہم نے	اوپر اس کے	اپنے باپوں کو	کیا اگرچہ	ہوں	باپ ان کے	نہ سمجھتے	کچھ

(نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ

وَّ	لَا	يَهْتَدُوْنَ	وَمَثَلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	كَمَثَلِ	الَّذِىْ	يَنْعِقُ	بِمَا	لَا يَسْمَعُ
اور	نہ	راہ پاتے	اور مثال	ان لوگوں کی جو	کافر ہوئے	مانند مثال	اس شخص کے کہ	چلاتا ہے	ساتھ اس چیز کے کہ	نہیں سنتا

ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی انہیں کی تقلید کیے جائیں گے) ﴿١٧٠﴾ جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے

اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾

اِلَّا	دُعَآءً	وَّنِدَآءً	صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْىٌ	فَهُمْ	لَا	يَعْقِلُوْنَ
مگر	بلانا	اور پکارنا	بہرے ہیں	گونگے ہیں	اندھے ہیں	پس وہ	نہیں	سمجھتے

جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے۔ (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کچھ) سمجھ ہی نہیں سکتے ﴿١٧١﴾

لفظی ترجمہ اور لفظی وضاحت:

وَاِلٰهُكُمْ ء ل ہ یا ول ہ۔ اردو میں ہم کہتے ہیں کسی سے والہانہ محبت۔ وہ ہستی جس سے والہانہ محبت کی جائے۔ جو انسان کو حیران کر دے۔ جس کی عبادت کی جائے جو عبادت کے لائق ہو۔ ایک خدا۔

الرَّحْمٰنُ رح م۔ماں کے رحم سے بچّے کا تعلق۔ دلی محبت۔ اللہ کی صفت جوش والی رحمت۔ ٹھاٹھیں مارتی ہوئی رحمت۔ جو سنبھالی نہ جائے۔ جوش میں آئی ہوئی رحمت۔ اللہ کو بندوں پر رحم آتا ہے۔

الرَّحِيْمُ رح م۔ رحیم۔ مسلسل لگاتار رحمت۔ جوش بھی ہے اور ہمیشہ رہتا ہے۔

خَلْقِ خ ل ق۔ پیدائش۔ پیدا کرنے والا۔ مخلوق پیدا کی ہوئی۔

السَّمٰوٰتِ س م و۔ آسمان اصل میں گیس ہیں۔ سموک

وَالْاَرْضِ ارض۔ زمین

وَاخۡتِلَافِ۔ خلاف۔ خلیفہ۔ خلافت۔ ایک آتا ہے اور دوسرا چلا جاتا ہے۔

وَالۡفُلۡكِ ف ل ک۔ کشتی۔ واحد اور جمع۔

تَجۡرِىۡ۔ جاری، چلنا۔ بہنا

الۡبَحۡرِ ب ح ر۔ سمندر۔ دریا۔

يَنۡفَعُ ن ف ع۔ فائدہ۔ اللہ کا نام نافع۔

اَنۡزَلَ ن ز ل۔ اوپر سے بہنا۔ نازل ہونا

مَّآءٍ م اء۔ پانی۔

فَاَحۡيَا ۔ حیی۔ حیات۔ زندگی

بَثَّ ب ث ث، پھیلانا۔ دانہ لے کر پھیلا دینا۔

دَآبَّةٍ د ب ب۔ سست رفتاری سے چلنے والے جانور۔ چھوٹے جانور۔

تَصۡرِيۡفِ ص ر ف۔ صرف و نحو۔ چلنے کے معنی میں۔ پلٹنا۔

الرِّيٰحِ ہوائیں۔ ر ی ح۔ واحد۔ عذاب اور جب جمع ہوں تو رحمت، خوشخبری والی ہوائیں۔

السَّحَابِ س ح ب۔ بادل۔ عربی میں بادل کے لئے ۶ الفاظ ہین۔ غمام بھی بادل ہیں۔ سیئب۔

الْمُسَخَّرِ مسخر۔ کسی کو اپنے انڈر کر لینا۔ ماتحت کر لینا۔

لَاٰيٰتٍ آیات۔ نشانی۔

يَّعْقِلُوْنَ ع ق ل۔ عقل باندھ دیتی ہے۔ دل اپنی مرضی چاہتا ہے لیکن عقل روکتی ہے۔ روکنا۔

يَّتَّخِذُ ء خ ذ۔ پکڑنا

اَنْدَادًا ن د د۔ شریک۔ بالمقابل

كَحُبِّ ح ب ب۔ محبت۔ دانہ۔ بیج۔ اللہ کی محبت کا بیج جب دل میں پڑتا ہے تو پھر عبادت اور اطاعت جنم لیتی ہے۔

تَبَرَّاَ بیزار ہونا۔ کسی چیز سے الگ ہونا۔ بیماری سے ٹھیک ہونا۔

اتُّبِعُوْا اتباع۔ کسی کے نقشِ قدم پر چلنا۔

تَقَطَّعَتْ ق ط ع۔ قطع رحمی

الْاَسْبَابُ س ب ب۔ اسباب، حصول مقصد کے لئے استعمال ہونے والے زریعے۔

رسّی۔ بلندی۔ سیڑھی۔ تعلقات کے معنی میں

خُطُوٰتِ خ ط و۔ خطوت۔ ایک قدم سے دوسرے قدم کا فاصلہ۔

بِالسُّوْٓءِ سوء۔ برائی۔ گندگی

وَالْفَحْشَآءِ ف ح ش، بے حیائی۔ جو کام بندے کو پستی میں ڈال دیں۔

تَقُوْلُوْا اللہ پر وہ کہہ دو (جو اس کے نہیں پتا)۔

اَلْفَیْنَا ل ف ی۔ پانا۔ وہ یہ کرتے تھے۔ وج د۔ وجدنا۔ پایا۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے علم اور عمل میں پختگی ڈال دے اور ہمیں فہم عطا فرمائے۔ آمین

مرکزی خیال۔ نشانیوں سے رَبّ کو پہچانو۔ پچھلی آیات میں ہم نے نبی پاکؐ کی نبوّت کا ذکر پڑھا۔

ہم نے یہ دیکھا کہ یہود اللہ کے نبیؐ کی آمد کو چھپاتے تھے۔۔ ہم نے اللہ کی توحید کا ذکر پڑھیں گے۔ اللہ نے فرمادیا کہ اللہ کو اللہ کی کتاب پڑھ کر ہی پایا جاسکتا ہے۔ اگر وہ اللہ کے دین کو پھیلانے میں مددگار ہوتے تو کل جو عزّت مسلمانوں کو ملی تو وہ یہود کو بھی ملتی۔ لیکن انھوں نے تعصّب اور حسد کی وجہ سے نبی پاکؐ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ اللہ کے نبی کی پیروی کر کے اپنی قسمت کا تارا چمکا لیتے۔ لیکن شیطان نے انہیں بہکا دیا اور انھوں نے نبی پاکؐ کو اللہ کا نبیؐ اور رسولؐ ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ معاون بننے کی بجائے دشمن بن گئے۔ ہماری آج کی پہلی آیت کا تعلق پچھلے رکوع کے ساتھ ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ اور (لوگو) تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان (اور) رحم کرنے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔

یعنی تمہارا رَبّ ایک ہے۔ تم بھی ایک بن جاؤ۔ ایک کتاب اور نبیؐ بھی ایک ہی ہے۔

وہ مولانا حالی کا شعر بھی ہے۔

حرم پاک بھی، اللہ بھی قرآن بھی ایک - کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

اللہ کی وحدانیت کی گواہی تو کائنات کا ذرہ ذرہ دیتا ہے۔ یہاں پیغام ہے کہ تمھارا اللہ ایک ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ بسم اللہ سے سورۃ فاتحہ تک اور اب سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۶۳ تک ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ رَبّ ایک ہی ہے، تم بھی ایک ہو جاؤ۔ وہ الہ جو حیران کر دے۔ جس کی بڑائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہمارے سب رشتے ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ماں ایک ہی ہے۔ جس طرح دنیا میں یہ ممکن نہیں کہ دو مائیں ہوں۔ اس طرح اللہ بھی ایک ہی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک سے زیادہ خدا ہوں۔ تو پھر کہہ دیں کہ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ جب میں یہ سوچتی ہوں کہ اللہ میرا الہ ہے۔ تو میرا دل چاہتا ہے کہ بالکل اکیلی بیٹھ کر اللہ سے باتیں کروں۔ غور و فکر کروں کہ یا اللہ میرا تو سب کچھ تو ہی ہے۔ صرف تجھ سے محبت ہو۔ میں کسی اور کی طرف کیوں دیکھوں۔ یہ ہے وہ نقطہ جو دل کو سکون دیتا ہے۔ اسی کو آپ کہہ سکتے ہیں؛

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب صرف اللہ کا ذکر ہی ہے جو انسان کے دل کو سکون دیتا ہے۔

اور جو لوگ یہ کہتے ہیں اور پھر اُس پر جم جاتے ہیں اُن پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ سورۃ حٰم سجدہ میں اللہ فرماتے ہیں۔

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو تتنزل علیھم الملائکۃ

سورۃ یونس میں اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ولی اور دوست تو وہ ہیں جن کو کوئی غم نہیں۔ قرآن کی کئی آیات ہمیں اللہ کے واحد ہونے کا یقین دِلاتی ہیں۔

یہ آیات اس دور میں نازل ہوئیں جب مشرکینِ مکّہ کئی خداؤں کو مانتے تھے۔ کوئی دکھ کا خدا اور کوئی سکھ کا۔ کوئی بارش کی دیوی اور کوئی دولت کی۔ وہ کہتے تھے کہ اتنی بڑی دنیا کو چلانے والا صرف ایک خدا۔ اب آپ خود سوچیں کہ اگر اللہ دنیا بنا سکتا ہے تو اس کے لئے اس کو چلانا کیا مشکل ہے؟ جہاز بنانا مشکل ہے یا اس کو چلانا؟ تو جس رَبّ نے یہ ساری کائنات بنائی ہے وہ اسے چلا بھی رہا ہے۔ اس کا سارا انتظام بھی سنبھالا ہُوا ہے۔ یہاں شرک کی نفی کر دی گئی ہے۔

ہمارا کلمہ ہمیں یہی سکھاتا ہے۔ الہ کے چھے معنی ہیں۔ وہ معبود ہے۔ وہ مالک ہے۔ وہ رزّاق ہے۔ دینے والا وہ ہے۔ لینے والا وہ ہے۔ خوشی اور غم اُسی سے ہے۔

ہم جب دل سے اس بات پر یقین کر لیتے ہیں تو سب اُمیدیں بھی اللہ سے ہوتی ہیں۔

آپ دیکھ لیں جہاں شرک ہو گا وہاں ایک سے زیادہ خدا ہونگے۔ پرانی تہذیبیں دیکھ لیں۔ آثارِ قدیمہ یا رومن کلچر، یا مصری کلچر۔ کئی خدا ہیں۔ ہندو مذہب کو دیکھ لیں، چار لاکھ خداؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ انسانوں سے لے کر، بندروں تک کی عبادت، پیپل کے پتے سے لے کر گائے ماتا کی اور حتیٰ کے ایک فرقہ شرم گاہ کی عبادت کرتا ہے کہ اس سے تخلیق کا کام ہوتا ہے۔

قران ہمیں کیا پیغام دیتا ہے کہ خالق کی عبادت کرو، مخلوق میں نہ کھو جاؤ۔

سورۃ الانبیاء میں اللہ کا فرمان ہے؛

اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے ﴿۲۲﴾

تو ایک گاڑی کے دو ڈرائیور نہیں ہو سکتے۔ ایک سالن پکانے والے دو نہیں ہو سکتے۔ دو خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟ فطرت کا یہی اُصول ہے۔ ایک بڑا ہوتا ہے باقی اس کی سنتے ہیں۔ ایک دنیا چلانے والا ہے، باقی سب اس کی مخلوق ہیں۔ بڑا اپنی خوبیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو منوا لیتا ہے۔

ہمارے ہاں سب کو بڑا بنادیتے ہیں پھر ان کی آپس میں نہیں بنتی۔ ہر کوئی اپنی چلائے تو کام نہیں ہو سکتا۔ سب کی مرضی نہیں ہو سکتی۔

ایک بات وہ یہ بھی کہتے تھے کہ جیسے بادشاہ کو وزیر یا مددگار کی ضرورت ہے اسی طرح اللہ کو مددگاروں کی ضرورت ہے۔ وزیر خود ہی بنادئے۔ جو بزرگ مر جاتا اس کو اللہ کا وزیر بنادیتے۔

ہم سورۃ انعام میں توحید کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔ یادرکھیں کہ قرآن پڑھ کر اللہ کا پتا نہیں چلتا، ہماری فطرت ہمیں اللہ کا بتاتی ہے۔ الست بربکم ہماری فطرت میں ہے۔

قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ یہ بنیادی نقطہ ہے۔

اللہ تو ہے سب مانتے ہیں قران کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ہے؛

کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ ضرور (خدائے) مالک عرش کی طرف (لڑنے بھڑنے کے لئے) رستہ نکالتے ﴿۴۲﴾

اللہ تو ہے اور بہت بڑا ہے۔ ہمارے پاس کئی آیات اس کا ثبوت ہیں۔ دنیا میں ایک تو ہوتی ہے پاور، ایک سپر پاور، اور سب سے بڑی ہے سپریم پاور۔ وہ حاکم اعلیٰ۔ اب دنیا میں تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس چلتا ہے۔ یعنی جس کے پاس کچھ پاور ہے وہ اپنی مرضی کرواتا ہے لیکن یہاں ایک بے حد خوبصورت نقطہ یہ ہے کہ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ ہم تو اللہ کو ایک مانتے ہیں۔

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ باقی لوگوں کو بھی یہ بتائیں اور سکھائیں کہ اللہ ایک ہے۔ تو کیسے سکھائیں قرآن دیں یا قرآن کا کوئی ترجمہ دیں۔ اگلی آیات میں اللہ اس کی وضاحت کرتے ہیں،

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ

لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿١٦٤﴾ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

یہ قرآن پاک کی وہ آیت ہے جس میں ایک ہی آیت میں اللہ کی سب سے زیادہ قدرتوں کا ذکر ہے۔

قرآن میں ہم بہت قدرتوں کا پڑھیں گے۔ لیکن یہ آیت نشانیوں والی آیت ہے۔ اس آیت کا نام ہے آیت الآیات۔ سورۃ البقرہ کے دو حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ یہود کے بارے میں ہے۔ پہلا حصّہ ماضی کے مسلمانوں کے بارے میں اور دوسرا اُمتِ محمدیہ کے لئے۔ اُنیسویں رکوع سے آج کے مسلمانوں کے لئے ہے۔ اس سورت میں چار چیزیں ملیں گیں۔

نمبر 1: عبادات۔ نمبر 2: احکامات۔ نمبر 3: حلال و حرام۔ نمبر 4: عائلی زندگی۔ معاشرتی زندگی۔

اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ چار رنگ کے دھاگے کی لڑیاں ہیں جو بل کھاتی ہوئی ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ اب آپ اس کو بُننا شروع کر دیں۔ یہ لال، نیلا، پیلا اور ہرا رنگ ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور رسی کی طرح بٹی ہوئی ہے۔ کہیں کہیں ان رنگوں سے پھول بھی بن جاتا ہے۔ ان میں سے ایک خوبصورت پھول یہ آیت ہے۔ اس ایک آیت میں اللہ نے اپنا تعارف کروا دیا ہے۔

تم رَب کو پہچاننا چاہتے ہو تو اس کتاب کو پڑھ لو۔ اب ہمیں تو یہ نشانیاں نظر آتی ہیں۔ کیا غیر مسلموں کو بھی نظر آتی ہیں۔ ہم یہاں اللہ کی نشانیوں کو گنتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ کی بارہ نشانیاں ہیں۔

یہ کافر کو بھی نظر آتی ہیں، بس بات یہی ہے کہ اس کو سمجھ لیں۔ یہاں سے ہمیں ایک سبق ملتا ہے کہ جب بھی لوگوں سے بات کریں تو اُن سے اللہ کی بات کریں۔ کتابیں کوئی نہیں پڑھے گا۔ سبز گھاس تو سب کو نظر آتی ہے۔ اللہ نے اس دنیا میں بہت حسن رکھا ہے۔ آپ اس کائنات کے حسن پر غور کریں اور دوسروں کہ بھی اسی طرف لائیں۔ اپنے بچوں کو بتائیں کہ اللہ وہ ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا۔ یہ سورج، چاند ستارے، یہ حسین مناظر۔ یہ خوبصورت فطرت۔ اس سب کا خالق اللہ ہے۔

جب آپ کے پاس فارغ وقت ہو تو اللہ کے قدرتی نظارے دیکھیں۔

ہم نے ناروے میں بے حد حسین مناظر دیکھے ہیں۔ چاروں موسم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ برف دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ یا اللہ ہمارا نامہ اعمال ایسا کر دے۔۔ پھر یہ آیت یاد آتی ہے۔

اس سب کا خالق اللہ ہے۔ اس رَبّ کی بے قدری کرتے ہو؟ آپ اس سب پر غور و فکر کریں۔ اس کائنات کا مشاہدہ کریں۔ یہ کتاب اللہ کا کلام ہے اور کائنات اللہ کا کام ہے۔ ایک قول ہے اور ایک فعل۔ خود کو بھی اللہ کے قریب کریں اپنے بچوں کو بھی دکھائیں۔ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اس خالق سے محبت کریں۔ یہاں بس اس آیت کا خلاصہ کرینگے۔